Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۰۵۰

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۵ | اتوار - ۲۲ شوال المکرم ۱۴۰۱ھ ، ۲۳ ظہور ۱۳۶۰ ہش ، ۲۳ اگست ۱۹۸۱ء | نمبر ۱۹۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۰ ظہور - اگست - سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آجکل کراچی میں قیام فرما ہیں - حضور کی صحت کے بارے میں جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں آمدہ ۱۸ اگست کی اطلاع مظہر ہے -

"طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے"۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل وکرم سے ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو اپنے فرشتوں کی تائید وحمایت سے نوازتا رہے اور ہر گام پر معجزانہ کامیابیاں عطا فرماتا چلا جائے - آمین -

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت ہائی بلڈ پریشر اور کمزوری کی وجہ سے ناساز ہے -

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے حضرت سیدہ محمدہ وحہ مدظلہا کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے - آمین ؛

خاکسار کئی ماہ سے پاؤں اور ٹانگوں کی سوزش کی وجہ سے بیمار ہے - علاج معالجہ سے افاقہ ہوا ہے مگر اب دوبارہ کام کرنے سے قدرے سوزش رہتی ہے - خاکسار ایک کتاب کی تصنیف کے کام میں مشغول ہے - احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ میرے مقاصد کو پورا کرے اور صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے - آمین ؛

خلیفہ عبدالمنان
اونٹاریو - کینیڈا

قرآنی اصولوں پر عمل کر کے دنیا تیسری عالمگیر جنگ سے بچ سکتی ہے

ناانصافی اور عدم مساوات کی وجہ سے تیسری عالمی جنگ کا خطرہ نوعِ انسانی کے سر پر منڈلا رہا ہے

پوری دنیا ایک خدا اور ایک نوعِ انسانی کے اصول پر متحد ہو کر اس خطرہ کو دور کرنے کی کوشش کرے

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سال گزشتہ کے دورہ پر مشتمل کتاب "دورۂ مغرب ۱۴۰۰ھ" کا ایک ورق

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ سال یورپ، امریکہ افریقہ اور کینیڈا وغیرہ ۱۳ ممالک مغرب کا دورہ فرمایا - اس دورے کی رپورٹ پر مشتمل کتاب "دورۂ مغرب ۱۴۰۰ھ" حال ہی میں منظر عام پر آئی ہے - یہ کتاب اس دورے کے دوران حضور انور کی جملہ مصروفیات کے علاوہ نہایت قیمتی خطابات اور ارشادات کے مجموعے پر مشتمل ہے - اس میں سے حضور کے ارشاد کے خلاصے کا ایک حصہ ہدیۂ قارئین ہے - یہ ارشاد حضور نے جماعت احمدیہ کیلگری کینیڈا کی طرف سے دیئے گئے استقبالیے میں ۹ ستمبر ۱۹۸۰ء کو فرمایا :-

"قرآن نے مردوں اور عورتوں میں مساوات کی جو تعلیم دی ہے اس کی اہمیت واضح کرتے ہوئے حضور نے مزید فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہلوایا کہ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یعنی اے مردو! اور عورتو! میں تم جیسا ہی ایک انسان ہوں - یہ معمولی بات نہیں بلکہ مساوات انسانی کو آشکار کرنے والا بہت عظیم اعلان ہے وہ جو خدا کی نگاہ میں افضل الرسل اور افضل الناس ہے وہ خود اللہ کے حکم سے یہ اعلان کرتا ہے کہ بحیثیت انسان مجھ میں اور دوسرے انسانوں میں کوئی فرق نہیں -

حضور نے موجودہ زمانہ میں جسے متمدن اور ترقی یافتہ زمانہ کہا جاتا ہے مساوات انسانی کی زبردست خلاف ورزی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا آج دنیا میں بڑی اور چھوٹی قوموں کی تفریق نے بہت ناگوار صورت اختیار کر رکھی ہے بعض بڑی قومیں ہیں اور بعض چھوٹی - انسانی اقوام ہونے کی حیثیت میں ان کے حقوق میں کوئی فرق نہیں ہونا چاہیئے لیکن ایسا نہیں ہے مثال کے طور پر اقوام متحدہ میں بڑی قوموں کے حقوق زیادہ ہیں اور چھوٹی قوموں کے کم - بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اقوام متحدہ میں اصل طاقت بڑی قوموں کے ہاتھوں میں ہے اور چھوٹی قومیں بے بس ہیں - حالانکہ انسانی مساوات کی رو سے سب کو یکساں درجہ ملنا چاہیئے -

اس ناانصافی اور عدم مساوات کا نتیجہ یہ ہے کہ تیسری عالمگیر جنگ کا خطرہ نوع انسانی کے سر پر منڈلا رہا ہے - اس مکمل تباہی سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ پوری نوع انسانی متحد ہو کر اس خطرہ کو دور کرنے کی کوشش کرے - اسے ONE GOD AND ONE HUMANITY (یعنی ایک خدا اور ایک نوع انسانی) کے اصول پر متحد ہو جانا چاہیئے -

حضور نے بڑے دردمندانہ لہجے میں جذبہ وجوش سے کہا اگر تیسری عالمگیر جنگ کی شکل میں سروں پر منڈلانے والی مکمل تباہی سے بچنا چاہتے ہو تو ایک ہی خاندان کے افراد کی طرح باہم مل کر زندگی گزارو - سب کو یکساں درجہ دو اور سب کے یکساں حقوق تسلیم کرو ابھی وقت ہے ہمیں آج کچھ کرنا چاہیئے تاکہ مستقبل میں اپنی دانشمندی اور دور اندیشی کی وجہ سے ہم ہنسیں اور خوش ہوں نہ کہ اپنی حماقتوں پر آنسو بہائیں - خدا ہمیں اس کی توفیق دے -

حضور نے اپنے اس معرکہ آراء خطاب کو ایک بہت ہی اہم نصیحت پر ختم فرمایا - حضور نے فرمایا - جب اپنی اپنی مذہبی کتابیں پڑھیں تو انہیں سمجھنے کی کوشش کریں - اس ضمن میں میں آپ صاحبان سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ قرآن ایک بہت عظیم کتاب ہے - اگر اس کی تعلیم اور مدنی زندگی سے متعلق اس کے بیان کردہ اصولوں پر عمل کیا جائے تو عالمگیر جنگ کے خطرات میں گھری ہوئی یہ دنیا امن وآشتی کا گہوارہ بن سکتی ہے کیونکہ یہ عظیم کتاب سب کے حقوق کی حفاظت کرتی ہے -"

(دورۂ مغرب ۱۴۰۰ھ صفحہ ۴۶۹ - ۴۷۱)

"دنیا کی محبت ساری خطاکاریوں کی جڑ ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۵۵)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

۳۱ اگست کو یاد رکھئے

برادرانِ محترم - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کی ادائیگیوں کا نصف وقت ۳۱ اگست ۱۹۸۱ء کو پورا ہو رہا ہے - اس وقت تک آپ کی طرف سے کل وعدہ کا کم از کم ۱/۲ ضرور ادا ہو جانا چاہیئے - اس کا پورا خیال رکھیں!

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(خاکسار سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

قیمت :- ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۲ شوال ۱۴۰۱ھ

۲۳ ظہور ۱۳۶۰ ہش

ہوائے نفس کی پیروی اور یہود کا ہولناک انجام

گمراہی اور بے راہ روی کی اصل جڑ ہوائے نفس کی پیروی ہے۔ اسی وجہ سے سابقہ قومیں شریعت کی حامل ہونے کے باوجود گمراہ ہوئیں اور ایسی گمراہ ہوئیں کہ چند در چند سعید روحوں کے سوا آج تک ہدایت کی طرف واپس نہیں لوٹ سکیں اور گمراہی میں دن بدن بڑھتی ہی جارہی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے انہیں ان کی گمراہی اور بداعمالی کے سبب اسی دنیا میں مبتلائے عذاب بھی کیا۔ لیکن ہدایت انہیں پھر بھی نصیب نہیں ہوئی اور وہ آج شر و فساد کا موجب بنی ہوئی ہیں ان کی مکمل تباہی یا ہدایت یابی کے لئے اس آخری زمانہ میں ایک وقت مقرر ہے جس کا علم خدا ہی کو ہے۔ بہرحال ایک وقت آئے گا جب یہ نافرمان قومیں یا تو صفحۂ ہستی سے نابود ہو جائیں گی یا ہدایت کی راہ اختیار کرکے دنیا کی تمام قوموں کے ساتھ دین واحد پر آ جمع ہوں گی۔

ایسی ہی نافرمان اور گمراہی کے اندھیروں میں بھٹکنے والی قوموں میں سے ایک بنی اسرائیل بھی ہیں، یہ وہی قوم ہے جس میں خدا تعالیٰ نے پے در پے نبی بھیجکر اور اسے شریعت حقہ کا حامل بنا کر اپنے بڑے بڑے فضلوں اور راقوموں کا وارث بنایا اور اسے ایک زمانہ میں دوسری قوموں پر فضیلت بخشی۔ لیکن جب بنی اسرائیل نے شرعی احکام کو پس پشت ڈالکر ہوائے نفس کی پیروی اختیار کی تو یہ ایسے گمراہ ہوئے کہ دردناک عذابوں میں مبتلا رہنے اور بار بار ہولناک تباہیوں سے دوچار ہونے کے باوجود انہیں ہدایت نصیب نہیں ہوئی۔ ان کے درمیان پے در پے نبی مبعوث ہوئے اور ان کے ترقی و عروج حاصل کرنے کے باوجود اللہ تعالیٰ ان کی گمراہی کے اصل سبب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝ (مریم آیت ۶۰)

ترجمہ:۔ پھر ان کے بعد ایک ایسی نسل آئی جنہوں نے نماز کو ضائع کر دیا۔ اور نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ گئے۔ پس وہ عنقریب گمراہی کے مقام تک پہنچ جائیں گے۔

خدائی احکام کو پس پشت ڈالکر نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہی بنی اسرائیل جنہیں خدا تعالیٰ نے بڑے بڑے دینی اور دنیوی انعاموں سے نوازا تھا اور انہیں ایک زمانہ میں تمام دوسری قوموں پر فضیلت بخشی تھی ایسے گمراہ ہوئے کہ آسمانی کتب میں تحریف انہوں نے کی، خدا تعالیٰ نے ان کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے جو نبی اور رسول ان کی طرف بھیجے ان میں سے بعض کو قتل کرنے کے درپے وہ ہوئے، ان کے مذہبی لیڈر تک ایسے دنیا کی طرف جھکے کہ حلال و حرام کی تمیز ان کے درمیان سے اٹھ گئی اور جلب زر ان کا مشغلہ بن گیا اور ان کے عوام کھلے بندوں عام گناہوں کا ارتکاب کرنے لگے۔ مسیح علیہ السلام کا (جن کی بعثت کی پیشگوئی "عہد نامہ قدیم میں" موجود تھی) انہوں نے نہ صرف انکار کیا بلکہ ان پر گندے الزام لگائے، ان کی اہانت کے مرتکب ہوئے اور انہیں رومی حاکم سے صلیب دلوانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی پھر تورات اور انجیل کی واضح پیشگوئیوں کے بموجب جب افضل الرسل خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ ظہور میں آئی تو سب سے زیادہ دشمنی اور بدعہدی یہود نے آپ کے ساتھ کی۔ الغرض نفسانی خواہشات کی پیروی نے ان کو اور ان کی نسلوں کو پرلے درجے کا گمراہ بنا چھوڑا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ کا غضب ان پر بھڑکا اور پھر صدیوں بھڑکتا ہی چلا گیا۔ اور آئندہ بھی بھڑکتا ہی چلا جائے گا۔

نفسانی خواہشات کی پیروی نے انہیں پستی کی ایسی حالت تک جا پہنچایا کہ خدا تعالیٰ نے ان پر خود لعنت بھیجی اور انہیں بندروں اور سؤروں سے تشبیہ دی۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اپنی کامل و مکمل دائمی شریعت قرآن مجید میں ان کی اس پستی اور ذلت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝ (المائدہ آیت ۶۱)

ترجمہ:۔ تو (ان سے) کہہ کر کیا میں تمہیں ان لوگوں کا حال بتاؤں جن کا بدلہ اللہ کے نزدیک اس شخص سے بھی (جسے تم ناپسند کرتے ہو) بدتر ہے۔ وہ، وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جن پر اس نے (اپنا) غضب نازل کیا ہے اور جن میں سے (بعض کو) اس نے بندر اور سؤر بنا دیا ہے اور جنہوں نے شیطان کی پرستش کی ہے۔ ان لوگوں کا ٹھکانا بدتر ہے اور وہ سیدھے راستہ سے پرلے درجہ کے بھٹکے ہوئے ہیں۔

ان کی اس عبرتناک حالت کی وجہ بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا:۔

وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝

(المائدہ آیت ۶۳، ۶۴)

ترجمہ:۔ اور تو ان میں سے بہتوں کو دیکھتا ہے کہ وہ گناہ اور زیادتی اور اپنے حرام کھانے (کے افعال) کی طرف دوڑ کر جاتے ہیں۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں وہ یقیناً بہت برا ہے۔ عارف (لوگ) اور علماء انہیں ان کے جھوٹ بولنے اور ان کے حرام کھانے سے کیوں نہیں روکتے؟ جو کچھ وہ کرتے ہیں وہ یقیناً بہت برا ہے۔

بنی اسرائیل کی اس عبرتناک حالت سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ اوّل یہ کہ خدائی احکام کو پس پشت ڈالکر نفسانی خواہشات کی پیروی کا انجام انتہائی ہولناک ہے دوسرے یہ کہ ہدایت یافتہ لوگوں میں نفسانی خواہشات کی پیروی کی وبا اس وقت پھوٹتی ہے جب دینی علم میں دسترس رکھنے والے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ سے غافل ہو کر خود دنیا داری کے چکر میں پھنس جاتے ہیں وہ خود تو ڈوبتے ہی ہیں دوسروں کو بھی ساتھ ہی لے ڈوبتے ہیں۔

چونکہ بنی اسرائیل اور ان کے مذہبی لیڈر نفسانی خواہشات کی پیروی کی وجہ سے پرلے درجہ کی گمراہی میں مبتلا ہو گئے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے نقش قدم پر چلنے سے بڑی سختی سے منع کیا اور خبردار کیا کہ اگر تم نے ایسا کیا تو تم بھی کامل و مکمل دائمی شریعت کے حامل ہونے کے باوجود انہی کی طرح گمراہ ہو جاؤ گے۔ چنانچہ یہ بتانے کے بعد کہ یہود ہوائے نفس کی پیروی کے باعث تمہارے مطمح نظر کو کبھی قبول نہیں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا:۔

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۴۶)

ترجمہ:۔ (اے مخاطب) اگر اس کے بعد بھی کہ تیرے پاس (الٰہی) علم آچکا ہے تو نے ان (یعنی یہود) کی خواہشات کی پیروی کی تو یقیناً اس صورت میں تو ظالموں میں شمار ہوگا

نیز اسی ضمن میں تاکید مزید فرمایا:۔

لَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝ لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ (المائدہ آیات ۷۸ تا ۸۰)

ترجمہ:۔ ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو جو اس سے پہلے (خود بھی) گمراہ ہو چکے ہیں اور (اور) بہتوں کو (بھی) انہوں نے گمراہ کیا ہے اور سیدھے راستہ سے بھٹک گئے ہیں۔ بنی اسرائیل میں سے جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے ان پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی تھی۔ (اور) یہ اس وجہ سے ہوا تھا کہ انہوں نے نافرمانی کی تھی اور حد سے بڑھتے تھے وہ ایک دوسرے کو کسی ناپسندیدہ بات سے جس کے وہ مرتکب ہوئے (ہوں) روکتے نہ تھے۔ جو کچھ وہ کرتے تھے یقیناً وہ بہت برا تھا۔

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کے بارہ میں سکھ ودوانوں کی عجیب وغریب غلط بیانیاں

مکرم گیانی عباد اللہ صاحب، ربوہ

۳

۶۔ سکھ ودوان جن میں بڑے بڑے ودوان ڈاکٹر، گریجوایٹ، پوسٹ گریجوایٹ اور ڈبل گریجوایٹ شامل ہیں اسلام اور مسلمانوں کے ذکر میں ایسی بڑی بڑی عجیب وغریب اور مضحکہ خیز غلطیاں کر جاتے ہیں جنہیں پڑھ کر ان کی عقل پر ہنسی آجاتی ہے چنانچہ وہ مسلمانوں کے ذکر میں عام طور پر یہ بات بیان کرتے ہیں کہ مسلمان ایک بدیشی قوم ہے جو باہر سے آکر یہاں آباد ہوئی ہے اور اسلام بھی ایک غیر ملکی مذہب ہے اور گورو گوبند سنگھ جی نے اسلام اور اسلامی اقتدار کو جڑھ سے اکھاڑنے کے لئے خالصہ پنتھ جاری کیا تھا۔ اسی سلسلہ میں ایک سکھ ودوان ڈاکٹر گورچرن سنگھ نے بیان کیا ہے کہ

"ہندوستان پر ایک بدیشی اور غیر حکومت کا قبضہ ہو چکا تھا۔ ایک غیر حکومت مغل شہنشاہ اکبر کے راج میں سودیشی پن کے نشان اختیار کرتی کرتی پھر پہلے سے کہیں زیادہ غیریت اور تعصب کا شکار ہو گئی ..... اورنگ زیب کے زمانہ میں اس حکومت کے بڑے بڑے عہدیدار ایران اور توران وغیرہ باہر کے ممالک کے لوگ تھے۔"

(گورو گوبند سمرپن گرنتھ صد ۲۲)

اسی سلسلہ میں ایک اور سکھ ودوان ڈاکٹر ہرنام سنگھ شان نے یہ لکھا ہے کہ سکھ تحریک کا مقصد یہی تھا کہ وہ بدیشی حکومت کا صفایا کرے جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ

"یہ (سکھ) تحریک ایک طرف تو غیر ملکی حکومت کو ختم کر دے تاکہ پھر کوئی دیش کی مہان شخصیتوں کو اپنے ظلم وتشدد کا نشانہ بنانے کی جرأت ہی نہ کر سکے۔"

(گورو گوبند سمرپن گرنتھ صد ۳۲)

ان دونوں حوالوں سے یہ واضح ہے کہ سکھ ودوانوں کے بقول بھارت کے مسلمان ایک غیر ملکی قوم سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کا مذہب بھی بدیشی ہے۔ گورو گوبند سنگھ کا نصب العین اس بدیشی قوم کے اقتدار کو ختم کرنا تھا تاکہ ان کا دین اس ملک میں نہ پنپ سکے بلکہ اس کی صف ہی لپیٹ دی جائے

ہمارے سکھ دوست سکھ مذہب کو ایک عالمگیر مذہب تسلیم کرتے ہیں اور وہ اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ اگر ایک دھرم کے ماننے والے ہماری اپنی بنائی ہوئی جغرافیائی حدود کے چکر میں پھنس گئے اور انہوں نے اسلام کو غیر ملکی قرار دے دیا تو کیا ان کے بقول ان کا عالمگیر سکھ مذہب امریکنوں، افریقنوں، چینیوں، جاپانیوں، ایرانیوں اور عربوں کے لئے سودیشی مذہب ہوگا۔ اگر ان کے نزدیک اسلام دھرم اس لئے ناقابلِ قبول ہے کہ اس کے مقدس بانی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہند میں نہیں عرب میں ہوئی تھی تو کیا یہی صورت ایک امریکن یا افریقن کے لئے سکھ دھرم قبول کرنے کی حالت میں پیدا نہیں ہو سکتی۔ کیا ایک امریکن کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ سکھ دھرم کو محض اس بناء پر رد کر دے کہ اس کے بانی اس کے ملک میں پیدا نہیں ہوئے۔ اس بناء پر تو اس کے لئے سکھ مذہب غیر ملکی اور سکھ گورو صاحبان بدیشی ہی ثابت ہوں گے۔ میں امید کرتا ہوں کہ جب سکھ ودوان اس روشنی میں اس مسئلہ پر غور کرنے کی کوشش کریں گے تو ان پر یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ کوئی عالمگیر مذہب ملکی اور غیر ملکی کا سوال پیدا کر کے دوسروں کو اپنے مذہب میں شامل ہونے کی دعوت نہیں دے سکتا کیونکہ ان کے لئے وہ مذہب بھی غیر ملکی ہی ہوگا۔ کون کہہ سکتا ہے کہ ایک امریکن کے لئے سکھ مذہب ملکی ہے اور سکھ گورو صاحبان سودیشی اور گورو گرنتھ صاحب کی زبان غیر ملکی نہیں بلکہ سودیشی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گورو نانک جی ہماری اپنی بنائی ہوئی جغرافیائی حدبندی کے قائل نہ تھے اور تمام دنیا ان کا اپنا دیش تھا اور تمام بنی نوع انسان ان کے سودیشی بھائی تھے۔ اس سلسلہ میں ایک سکھ ودوان کا بیان ہے:۔

"آپ (گورو نانک) کا پیار دیش اور زبان کی حدود سے چھلانگ کر آگے بڑھا اور آپ کو تمام ملک اور تمام انسان یکساں پیارے تھے۔"

(رسالہ پنجابی ساہت نومبر ۱۹۴۳ء)

ایک اور ودوان رقم طراز ہیں کہ

"سکھ دھرم ملکوں اور زبانوں، خوراکوں، رنگوں، روپوں کا قیدی نہیں ہے .... میرے نزدیک سکھ دھرم کو ملکوں، زبانوں، صوبوں، خوراکوں رنگوں اور روپوں کا قیدی نہیں بنانا چاہیئے۔"

(فتح دہلی ۲۷ مارچ ۱۹۶۳ء)

مشہور سکھ ودوان سردار بہادر کاہن سنگھ نابھہ نے اس تعلق میں یہ بیان کیا کہ

"سکھ دھرم دنیا کے تمام ممالک اور اقوام کے لئے ہے۔ گورسکھوں کو چاہیئے کہ سب ملکوں کو اپنا دیش سمجھ کر ان میں آباد ہوں اور تنگ خیالی ترک کر کے تمام ممالک کے لوگوں کو سکھ قوم میں شامل کریں۔"

(گورمت مارتنڈ حصہ دوم صد ۶۹۵)

ہمارا سوال تو یہ ہے کہ اگر سکھوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ دنیا کے تمام ممالک کو اپنا ملک اور تمام اقوام کو اپنی قوم خیال کر کے انہیں سکھ دھرم میں شمولیت اختیار کرنے کی دعوت دے سکتے ہیں تو اہلِ اسلام کو اس کا حق کیوں نہیں جبکہ عالمگیر مذہب کا نظریہ ہی اسلام نے پیش کیا ہے۔ اسلام سے قبل دنیا میں کوئی بھی مذہب ایسا نہ تھا کہ جس نے اپنے ربّ العزت سے گیان حاصل کر کے یہ دعویٰ کیا ہو کہ میری تعلیمات کسی خاص قوم یا ملک کے لئے نہیں ہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان کے لئے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ موجودہ عیسائی لوگ عیسائیت کو اب بھی ایک عالمگیر مذہب بیان کرتے ہیں مگر ان کے ہادی کا صاف ارشاد ہے کہ میں صرف اسرائیلی بھیڑوں کو ہی جمع کرنے کے لئے آیا ہوں یعنی دوسری قوموں کے لئے نہیں۔ اگر سکھ ودوانوں کے نزدیک پھر بھی اسلام غیر ملکی مذہب ہے کیونکہ اس کے بانی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم عرب میں پیدا ہوئے تھے تو سکھ مذہب بھی دوسرے تمام ممالک کے لئے سودیشی نہیں ہو سکے گا بلکہ غیر ملکی مذہب ہی کہلائے گا کیونکہ وہ ان کے ملک کی پیداوار نہیں۔

گورو نانک جی نے یہ بات بالصراحت بیان فرمائی ہے کہ اسلام ایک عالمگیر اور خدا کا مقبول مذہب ہے۔ اس میں دنیا اور تمام مذاہب کے عقیدت مند شامل ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ:۔

"بابے نے کہا۔ تمہارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مکہ (معظمہ) میں عبادت کی تھی اور وہاں پر ہی اکاش بانی (وحی) ہوئی تھی کہ کچھ وَر مانگ تو اس نے کہا تھا کہ میرا ایسا پنتھ چلے کہ سبھی مذاہب اس میں شامل ہو سکیں۔ تب اس کی یہ عرض قبول ہوئی۔"

(جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صد ۴۵۲)

چونکہ گورو نانک جی یہ خوب سمجھتے تھے کہ اسلام عالمگیر اور خدا تعالیٰ کا مقبول مذہب ہے اس لئے انہوں نے کسی بھی مسلمان کو اسلام سے منحرف ہونے کی تلقین نہیں کی۔ اس سلسلہ میں ایک سکھ ودوان سردار جسونت سنگھ نے یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"کسی بھی مسلمان کو انہوں نے یہ تلقین نہیں کی کہ وہ خدا تعالیٰ کا نام ترک کر دے یا حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے منحرف ہو جائے اور میرا مرید بن جائے۔ انہوں نے ایسی کوئی بھی شرط نہیں رکھی۔"

(گورسندیش بمبئی نومبر ۱۹۶۸ء)

گورو نانک جی ایسا کیونکر کر سکتے تھے وہ تو خود توحید باری تعالیٰ اور رسالت (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) کو ماننے والے تھے۔ اسی بارہ میں ڈاکٹر ترلوچن سنگھ جی کا بیان ہے:۔

"گورو نانک جی نے مسلمانوں کے خدائے واحد کے عقیدہ کو تسلیم کیا ہے۔"

(جیون چرتر گورو نانک دیو صد ۳۰۷)

"(حضرت) محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو گورو نانک جی خدا تعالیٰ کا ایک خاص پیغمبر مانتے تھے۔"

(جیون چرتر گورو نانک دیو صد ۳۰۵)

توحیدِ باری تعالیٰ اور رسالتِ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان ہی کلمہ طیبہ کا مقصد ہے۔

ایک سکھ ودوان سردار ہردت سنگھ ڈھلوں ایم اے پی ایچ ڈی نے اس سلسلہ میں یوں بیان کیا ہے کہ:۔

"متعدد لوگوں کا خیال ہے کہ گورو گوبند سنگھ جی کا اپنے زمانہ کی حکومت اور مسلمان حکمرانوں کے ساتھ جھگڑا تھا اس لئے کہ وہ مسلمان سرکاری حکمرانوں کے خلاف بغاوت کا جھنڈا بلند رکھتے تھے یہ بات اتنی ہی سچی ہے جتنی کہ ایک غیب۔"

(سکھ سیوک امرتسر ۹ جنوری ۱۹۳۷ء)

مہاشہ رن بیر صاحب ایڈیٹر ملاپ نے اس سلسلہ میں یہ حقیقت بیان کی ہے کہ۔

"سکھوں کے معاملہ میں عام طور پر اور سری گوبند سنگھ جی کے بارہ میں خاص طور پر ایک غلط خیال ان لوگوں نے پھیلا رکھا ہے جو یقینی طور پر اس ملک کے دشمن تھے اور ان کو اپنی بھلائی صرف اس میں نظر آئی تھی کہ اس ملک کے باشندوں کو آپس میں لڑائیں یہ خود غرض لوگ تھے وہ مغربی حکمران جو دو سو سال تک اس ملک کی دولت کو لوٹتے رہے ان کا پھیلایا ہوا خیال یہ تھا کہ سکھ دھرم ہندو پنتھ یا سکھ گورو صاحبان مسلمانوں کے مخالف تھے اور مسلمانوں کے ظلم کو ختم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنے کیلئے خالصہ کا جنم ہوا اور مسلمانوں کے اثر اور اقتدار کو تباہ کرنے کے لئے گورو گوبند سنگھ جی نے اپنی تلوار اٹھا کر جے تیغنگ کا نعرہ لگایا تھا اس خیال کا دوسرا نعرہ یہ ہے کہ مسلمان سکھوں کے خلاف ہے .....

میں یہ بات دعوٰی سے کہتا ہوں کہ یہ خیال ..... سراسر غلط ہے۔"

(ہفت روزہ گرج دہلی یکم فروری ۱۹۴۷ء)

سکھ تاریخ شاہد ہے کہ جب گورو گوبند سنگھ جی نے ہندو پہاڑی راجاؤں سے لڑائیاں کیں تو سید بدرالدین (بدھو شاہ) وغیرہ معزز مسلمانوں نے گورو صاحب کی بھرپور امداد کی اگر گورو گوبند سنگھ جی اسلام اور مسلمانوں کے دشمن ہوتے تو مسلمان ان کی کیونکر مدد کرتے کوئی سچا مسلمان اسلام اور مسلمانوں کے دشمن کی مدد کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ (ملاحظہ ہو رسالہ خالصہ پارلیمنٹ گزٹ۔ پنج کھنڈ بھسوڑ جنوری ۱۹۵۴ء۔ رسالہ گورومت امرتسر جنوری ۱۹۶۳ء وغیرہ)

اس اعتراض کا دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر اس بات کو درست تسلیم کر لیا جائے کہ گورو گوبند سنگھ مغلوں اور دوسرے مسلمانوں کو اس لئے غیر ملکی تصور کرتے تھے کہ ان کے اباؤ اجداد باہر سے آکر ہندوستان میں آباد ہو گئے تھے تو اس اصل کے مطابق تو گورو گوبند سنگھ جی خود بھی بھارت کے اصل باشندے نہیں غیر ملکی باشندے ثابت ہوں گے کیونکہ ان کے ایرین اباؤ اجداد بھی بھارتی نہیں تھے بلکہ بھارت میں باہر سے آکر آباد ہوئے تھے فرق صرف یہ ہے کہ ایرین مسلمانوں سے کچھ صدیاں قبل بھارت میں آئے اور مسلمان بعد میں۔ میں سکھ ڈاکٹروں گریجوایٹوں ڈبل گریجوایٹوں اور پوسٹ گریجوایٹوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ یہ بھی بھلا کوئی منطق ہے کہ ایرین چند صدیاں قبل باہر سے آکر ہندوستان میں آباد ہو گئے وہ تو ملکی بن گئے اور مسلمان چند سو سال بعد آئے تو وہ غیر ملکی ہو گئے۔ جہاں تک بھارت میں باہر سے آنے کا سوال ہے وہ تو دونوں قوموں سے تعلق رکھتا ہے۔ اگر مسلمان بدیشی ہیں تو بھارتی ہندو اور سکھ ایرین ہونے ہونے کی وجہ سے غیر ملکی ہی ثابت ہوں گے جو دوان یہ دعوٰی کرتے ہیں کہ گورو جی نے سودیشی حکومت کے قیام کی کوشش کی اور مسلمانوں کے ہاتھوں اس لئے اقتدار چھیننا چاہا کہ وہ انہیں غیر ملکی تصور کرتے تھے تو ہم یہ کسی تاریخ میں بھی نہیں پڑھتے۔ گورو گوبند جی یا کسی اور گورو نے ہندوستان کے اصل باشندوں دراوڑوں گونڈوں اور بھیلوں کی حکومت قائم کرنیکی کوشش کی اور مغلیہ حکومت کو ختم کر کے ان کو راج دلانا چاہا کیونکہ ہندوستان کے اصل وارث تو دراوڑ گونڈ اور بھیل تھے نہ کہ ایرین براہمن ویش اور شودر۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ ایرین ہندوستانی نہیں بلکہ باہر سے یہاں آکر آباد ہوئے ہیں۔ یہ ہندوستان کے اصل وارث نہیں بلکہ طاقت استعمال کر کے انہوں نے اصل باشندوں کو جنگلوں اور پہاڑوں کی طرف دھکیل دیا اور ان کی زرخیز زمینوں اور گھروں کو قبضہ میں لے لیا اور انہیں اچھوت بنا کر رکھ دیا۔

اس سلسلہ میں ایک سکھ ودوان نے ایرینوں کا تعارف مندرجہ الفاظ میں کروایا ہے کہ۔

"جب آریہ لوگ بھارت میں آباد ہوئے تھے تو یہ لوگ رنگ کے سفید تھے لیکن بھارتی لوگ جن پر آریوں نے فتح حاصل کی رنگ کے کالے تھے ان کے رہن سہن کے طریقے بھی اپنے اپنے تھے یہ ایک دوسرے میں مل نہ سکے بلکہ آریہ لوگ دیش کے آدباشیوں سے نفرت کرتے تھے اور ان سے میل جول نہیں رکھتے تھے وقت گذرنے پر یہی بات بھارتی لوگوں میں اونچ نیچ کا باعث بنی"

(بابانیاں کہانیاں صفحہ ۲۰)

ایک اور سکھ ودوان رقمطراز ہیں کہ۔

"جب آریہ لوگ بھارت میں آئے تو انہوں نے بھارت کے اصل باشندوں کو زرخیز علاقوں سے نکال کر جنگلوں اور پہاڑوں میں دھکیل دیا جن لوگوں نے شکست تسلیم کر لی ان کو اپنے ادنیٰ کاموں کے لئے رکھ لیا اور شودر قرار دے دیا یہ بھیل وہی تھے جن کو اپنے وقار کی خاطر اپنے گھروں سے جلاوطن ہونا پڑا تھا۔"

(جیون برتانت سری گورو نانک دیو جی صفحہ ۱۰۲)

میں سکھ ڈاکٹروں اور ودوانوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ ایرینوں نے بھارت کے اصل باشندوں سے انسانیت سوز سلوک کیا۔ کیا اس کی موجودگی میں بھی انہیں بھارت کے مسلمان حکمرانوں کو برا بھلا کہنے کا حق پہنچتا ہے بھارت کے اسلامی دور میں شودر کا خون بھی خون سمجھا جانے لگا اور شودر کی عزت کو بھی عزت حاصل ہوئی قبل تو وہ انسانیت کے ابتدائی حقوق سے بھی محروم رہتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ کروڑوں کی تعداد میں حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ اس بارہ میں یہ بیان کیا گیا ہے۔

"

اسلام کروڑوں اچھوتوں اور شودروں کے لئے خدا کی رحمت ثابت ہوا وہ ان کو اسلامی مساوات کا حق دیتا تھا پس یہ لوگ جوق در جوق مسلمان ہو گئے"

(روزنامہ پرتاپ ۱۱ نومبر ۱۹۲۸ء)

آریوں کے بارہ میں یہ بھی مذکور ہے کہ "افغانستان کی طرف سے آریہ لوگ زرخیز زمینوں کی تلاش میں خاندانوں کے خاندان اور قبیلوں کے قبیلے آتے رہے ..... شروع میں یہ لوگ افغانستان اور پنجاب میں بھی رہے بعد کو انہوں نے آگے بڑھنا شروع کر دیا۔ دکن کے لوگوں نے ان کا مقابلہ کیا جس کی وجہ سے وہ دکنی لوگوں پر چھا گئے ان سے متعدد لڑائیاں بھی لڑی گئیں تاریخ کے ماہرین کا خیال ہے کہ رامائن اسی زمانہ کی لڑائیوں کی ایک شاندار نظم ہے۔ راون دکن کا کوئی راجہ تھا بندروں کی جس فوج کا ذکر ہے وہ اس علاقہ کے غریب لوگ تھے اور ہنومان ان کا لیڈر تھا ان کے رنگ سیاہ تھے اور آریہ لوگوں کے سفید۔ اس لئے کہانی بیان کرنیوالوں نے انہیں الگ جماعت کی شکل دے دی آریہ لوگ خود کو بہت اعلیٰ تصور کرتے تھے۔"

(رسالہ پریت لڑی نومبر ۱۹۶۴ء)

اے میرے سکھ دوستو! اگر آپ کے نزدیک بھارت کے مسلمان اس لئے غیر ملکی ہیں کہ ان کے آباؤ اجداد باہر سے بھارت میں آئے تھے تو ٹھنڈے دل سے سوچئے کہ آپ کی اس منطق کے مطابق تو خود گورو گوبند سنگھ جی غیر ملکی ہی ثابت ہوں گے اور مہاتما گاندھی جی، پنڈت جواہر لال نہرو اور اندرا گاندھی کو غیر ملکی ہی سمجھا جائے گا کیونکہ ان کے بزرگ ایرینوں کا چند صدیاں قبل بھارت میں آنا انہیں بھارت کے اصل باشندے نہیں بنا سکتا اور نہ مسلمانوں کا چند صدیاں بعد آنا انہیں غیر ملکی ثابت کر سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بھارت کے اصل باشندے ہندو نہیں دراوڑ۔ گونڈ۔ اور بھیل وغیرہ ہیں جو آجکل بھارت کے جنگلوں اور بیابانوں میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اس لئے کسی کو بھی یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ بھارت کے مسلمانوں کو غیر ملکی کہے کیونکہ وہ خود بھی تو ملکی نہیں بلکہ غیر ملکی ہیں۔ باہر سے آکر یہاں آباد ہوئے ہیں۔

(باقی)

وفات یافتہ پر سوگ کے بارے میں احادیث نبویہ

اللہ تعالیٰ نے اسلام کو کامل دین کے طور پر نازل فرمایا ہے اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اسوۂ حسنہ قرار دیا ہے۔ اسلامی شریعت میں زندگی کے ہر مرحلہ کے لئے کامل احکام موجود ہیں۔ مومن کا فرض ہے کہ ہر حالت میں

اسلامی احکام

کی پابندی کرے اور عسر و یسر، خوشی و غم، ملاقات و ممات ہر موقعہ پر اسوۂ نبوی کے اتباع کو اپنا شعار بنائے جب کسی خاندان میں کوئی فرد فوت ہوتا ہے تو جملہ متعلقین کا علیٰ قدر تعلق افسردہ اور غمگین ہونا ایک طبعی امر ہے۔ جتنا جتنا فوت ہونے والے کا حلقہ اثر ہوتا ہے اتنا ہی زیادہ افراد اس کی جدائی پر رنج و غم محسوس کرتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنے والے پر سوگ کرنے کے بارے میں واضح ہدایات فرمائی ہیں حدیث میں ہے

عن زینب بنت ابی سلمة انها اخبرتهٗ قالت دخلت علی ام حبیبة زوج النبی صلی الله علیه وسلم ورضی عنها فقالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا یحل لامرأة تؤمن بالله والیوم الاخر تحد علی میت فوق ثلاث الا علی زوج اربعة اشهر وعشرا۔

(بخاری کتاب الجنائز)

ترجمہ: حضرت زینبؓ بنت ابی سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں گئی تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ سے سنا ہے حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور یوم آخر پر ایمان لانے والی مسلمان عورت کے لئے جائز نہیں کہ کسی فوت ہونے والے پر تین رات دن سے زیادہ سوگ کرے۔ ہاں بیوی اپنے خاوند کی وفات پر چار ماہ اور دس دن (جو عرصۂ عدت ہے) سوگ کر سکتی ہے۔

(بخاری کتاب الجنائز)

ایک دوسری روایت سے ظاہر ہے کہ صحابہؓ اور صحابیاتؓ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر کس طرح حرف بحرف عمل پیرا ہوا کرتے تھے۔ روایت میں ہے کہ:

عن زینب بنت ابی سلمة قالت لما جاء نعی ابی سفیان من الشام دعت ام حبیبة بصفرة فی الیوم الثالث فمسحت عارضیها وذراعیها وقالت ان کنت عن هذا لغنیة لولا انی سمعت رسول الله علیه وسلم یقول لا یحل لامرأة تومن بالله والیوم الاخر ان تحد علی میت فوق ثلاث الا علی زوج فانها تحد علیه اربعة اشهر وعشرا

باقی ص ۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرارداد تعزیت

مجلس تحریک جدید ربوہ کے ایک ہنگامی اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت بالاتفاق منظور ہوئی

مجلس تحریک کا یہ غیر معمولی اجلاس مکرم محترم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب واقف زندگی ولد چوہدری سعد الدین صاحب مرحوم آف کھاریاں ضلع گجرات کی وفات پر دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم گیارہ جولائی ۱۹۸۱ء بروز ہفتہ سحری کے وقت اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے شمالی نائیجیریا کے شہر کانو میں چھپن سال کی عمر میں اپنے مولیٰ کو پیارے ہو گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مکرم ڈاکٹر صاحب ڈاکٹری کی تعلیم سے ۱۹۵۸ء میں فارغ ہوئے۔ جنوری ۱۹۵۹ء میں آپ نے فضل عمر ہسپتال میں ڈپٹی چیف میڈیکل آفیسر کے طور پر سلسلہ کی خدمات کا آغاز کیا۔ جلد ہی آپ کو حضرت مصلح موعود کے ارشاد کے تحت پہلے سیرالیون اور پھر نائیجیریا بھجوایا گیا۔ نائیجیریا میں آپ گزشتہ اٹھارہ سال سے بطور ڈاکٹر کے کام کر رہے تھے۔ آپ کے خلوص، محنت فنی مہارت اور خدمتِ خلق کے جذبہ کی وجہ سے جلد ہی کانو کا ہسپتال ملک گیر شہرت حاصل کر گیا اور جب آپ کا آخری وقت آپہنچا تو آپ کانو میں ہسپتال کی ایسی عظیم الشان عمارت کی تکمیل کروا رہے تھے جو اس علاقہ کی تمام عمارتوں سے ہر رنگ میں بلند و بالا ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

محترم ڈاکٹر صاحب کی وفات پر جس طرح وہاں کے مقامی لوگوں نے غم اور تعزیت کا اظہار کیا وہ محترم امیر صاحب نائیجیریا کے ایک خط سے عیاں ہے محترم امیر صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ الحاج ڈان پاپا جو کانو کی مشہور شخصیت اور سابق کمشنر ہیں انہوں نے محترم ڈاکٹر صاحب کی وفات پر تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا "ہم ڈاکٹر صاحب کو کانو کا ہی باشندہ سمجھتے ہیں۔ انہوں نے میڈیکل مشنری کی حیثیت سے جو کام کیا وہ بے مثال ہے"

محترم امیر صاحب نے آپ کی وفات پر اپنے خط میں مکرم وکیل التبشیر صاحب کو لکھا "ہم ایک نہایت ہی پُرخلوص اور محبت اور فدائیت کے جذبات سے معمور شخصیت سے محروم ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی نائیجیریا میں ہر دل عزیزی کا بھی اسی خط سے اظہار ہوتا ہے جس میں امیر صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ انکی تعزیت میں شریک ہونے والے غیر از جماعت احباب کی آنکھیں بھی اشکبار تھیں۔

محترم ڈاکٹر صاحب نے سلسلہ کی خدمت کا جذبہ ورثہ میں پایا تھا۔ آپ کے دادا حضرت مولوی فضل دین صاحب حضرت اقدس کے تین سو تیرہ (۳۱۳) صحابہ میں سے تھے۔ حضرت اقدس نے اپنی کتاب انجام آتھم میں اپنے تین سو تیرہ (۳۱۳) صحابہ کی جو فہرست درج فرمائی ہے اس میں محترم مولوی صاحبؓ کا نام دوسرے نمبر پر درج فرمایا ہے۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ ان کے والد محترم چوہدری سعد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر تحریک جدید میں اپنی تنخواہ کا ۵۰ فیصد بطور چندہ ادا کرتے تھے۔

محترم ڈاکٹر صاحب طالب علمی کے زمانہ سے خدام الاحمدیہ کے عہدیدار تھے۔ آپ کی صحت ابتداء سے کمزور تھی اور کئی بار آپ پر شدید بیماریوں کے حملے ہوئے ۱۹۸۰ء کے جلسہ سالانہ پر جب آپ پاکستان آئے ہوئے تھے آپ پر دل کے عارضہ کا شدید حملہ ہوا لیکن جسم کے نحیف اور دُبلا ہونے کے باوجود ڈاکٹر صاحب آہنی عزم اور حوصلہ کے مالک نکلے اور قدرے افاقہ ہونے پر اپنی ڈیوٹی پر واپس نائیجیریا تشریف لے گئے اور آپ آخری وقت تک سلسلہ کی خدمت میں مصروف رہے اور اسی راہ میں آپ نے جان دے دی۔

ڈاکٹر صاحب کی خدمات کے بارہ میں سب سے بڑی سند تو وہ الفاظ ہیں جو امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۹۷۰ء میں جب نائیجیریا تشریف لے گئے تو محترم ڈاکٹر صاحب کے کام کو دیکھ کر حضور نے اپنے قلم مبارک سے تحریر فرمایا۔

"جس محنت سے آپ نے خدمت کی ہے اللہ تعالیٰ اس کی آپ کو جزاء دے ..... آپ نے جس جذبہ سے نائیجیریا کی خدمت کی ہے وہ قابل قدر ہے۔ اللہ تعالیٰ احسن جزاء دیگا انشاء اللہ"، حضور کی قلم مبارک سے نکلے ہوئے یہ الفاظ کس طرح خدا نے نوازے کہ مرحوم کی وفات میدانِ جہاد میں ہوئی اور آپ اس آیت کے مصداق ہوئے۔

رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ۔ جب ڈاکٹر صاحب مرحوم کی وصیت کی فائل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی گئی تو اس پر جو الفاظ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رقم فرمائے وہ بھی ڈاکٹر صاحب کی اولاد کے لئے ہمیشہ باعثِ صد افتخار رہیں گے۔ حضور نے فرمایا۔

"ان کی خدمات دینی ظاہراً بہت سے موصیان سے افضل ہیں۔ شاید صرف اس وجہ سے ہی بلا وصیت بہشتی مقبرہ میں تدفین کا حق ہو جاتا"

ہم ممبران تحریک جدید اللہ تعالیٰ کے حضور ملتجی ہیں کہ وہ محترم ڈاکٹر صاحب کو جنت الفردوس میں اپنے قربِ خاص سے نوازے۔ ان کی اولاد کو ان کے نقشِ قدم پر گامزن کرے۔ ان کی بیگم صاحبہ اور بچوں کا ہمیشہ حافظ و ناصر رہے۔ آمین یا رب العالمین۔

(سیکرٹری مجلس تحریک جدید۔ ربوہ)

سگریٹ نوشی اور پھیپھڑوں کا سرطان

قبل ازیں دو قسطوں میں امریکہ کے ایک مستند محکمہ کی شائع کردہ معلومات کی بناء پر سگریٹ نوشی کے جو بُرے اثرات انسانی صحت پر پڑتے ہیں ان کا خلاصہ ہدیہ قارئین کرام کیا جا چکا ہے۔ آج سگریٹ نوشی کے نتیجہ میں پھیپھڑوں کا سرطان جس شرح سے پروان چڑھتا اور انسانی جانیں لینے کا موجب ہوتا ہے اس کا خلاصہ درج ذیل ہے

محکمہ متعلقہ کے اوّلین مشاہدہ کا نتیجہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ آج کل امریکہ میں ۴۵ سے ۵۰ سال کی عمر میں پھیپھڑوں کے سرطان کے باعث اموات کی شرح چھ فیصد ہے جبکہ اسی عمر میں سگریٹ نوشوں کی اموات کی شرح ۳۸ فیصد ہے

اسی طرح جوں جوں سگریٹ پینے کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے اموات کی شرح میں بھی اضافہ ہوتا جاتا ہے حتیٰ کہ چالیس یا زیادہ تعداد میں روزانہ سگریٹ پینے والوں میں اموات کی شرح ۴۷ فیصد ہو جاتی ہے۔

ہمارے سگریٹ نوش بھائی غور فرمائیں کہ وہ اپنی گاڑھے پسینے سے کمائی ہوئی دولت کو آگ لگا کر خواہ مخواہ پھیپھڑوں کے سرطان کے جان لیوا مرض کو کیوں دعوت دیتے ہیں۔؟ اللہ تعالیٰ سب کو اس سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

نصرت انڈسٹریل سکول یکم ستمبر سے کھل جائیگا

نصرت انڈسٹریل سکول موسم گرما کی تعطیلات کے بعد یکم ستمبر کو کھل جائے گا۔ تمام طالبات سے درخواست ہے کہ وہ یکم ستمبر کو سکول حاضر ہو جائیں۔ سرٹیفکیٹ اور سپیشل کلاس کے لیے بھی داخلہ پہلی ستمبر سے شروع ہو جائے گا سب بچیاں اس ہنر سے فائدہ اُٹھائیں اور سلائی کی بچت کریں۔

صابرہ بیگم

بقیہ۔ وفات یافتہ

(بخاری کتاب الجنائز)

ترجمہ:۔ حضرت زینبؓ بنت ابی سلمہؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ جب ملک شام سے حضرت جبیبہؓ کے والد ابو سفیانؓ کی وفات کی خبر آئی تو حضرت ام حبیبہؓ نے تیسرے دن میں زرد رنگ کی خوشبو منگوا کر اپنے رخساروں اور بازوؤں پر ملی اور فرمایا کہ یوں مجھے اس کی کوئی ضرورت نہ تھی اگر میں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نہ سُنا ہوتا کہ اللہ اور قیامت پر ایمان رکھنے والی مسلمان عورت کے لئے اپنے کسی قریبی فوت ہونے والے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں سوائے بیوی کے کہ وہ اپنے خاوند پر چار ماہ اور دس دن سوگ کرے گی تو میں اس وقت یہ خوشبو نہ لگاتی۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے امت کی عورتوں کے سامنے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کر کے نمونہ قائم فرمایا ہے۔ بلاشبہ فوت ہونے والے رشتہ داروں پر دلی رنج ہوتا ہے مگر اسلام نے جہاں یہ ہدایت فرمائی ہے کہ نوحہ نہ کیا جائے، بال اور چہرہ نہ نوچا جائے وہاں یہ بھی ہدایت دی ہے کہ افسردگی اور سوگ کو بھی محدود رکھا جائے۔ مستورات طبعاً کمزور ہوتی ہیں۔ اس لئے مندرجہ بالا حدیثِ نبوی میں ان کا خاص طور پر ذکر فرمایا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر حال میں اپنے احکام اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کی پیروی کی توفیق بخشے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ ناروے

(محترمہ عفت باسط صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ۔ ناروے)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے لجنہ اماء اللہ ناروے کا پہلا سالانہ اجتماع ذکر الٰہی سے معمور فضا میں مسجد نور اوسلو میں تمام دن رہنے کے بعد شام کو کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

۲۲ ممبرات میں سے ۱۸ ممبرات اور ۷ ناصرات نے شرکت کی۔ کاروائی کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

ساڑھے نو بجے صبح اجلاس زیر صدارت محترمہ بیگم سید کمال یوسف صاحبہ شروع ہوا۔ کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ جو کہ محترمہ قدسیہ ناصر صاحبہ نے کی۔ محترمہ نعیمہ مقصود صاحبہ نے درثمین میں سے منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ عہد اور دعا کے بعد عفت باسط نے رپورٹ کارگزاری لجنہ ناروے پڑھی۔ اس کے بعد سید کمال یوسف صاحب مبلغ سلسلہ نے لجنہ سے خطاب فرمایا صدر محترمہ قانتہ مبشر صاحبہ اور سیکرٹری ناصرات محترمہ نعیمہ مقصود صاحبہ کو بہترین کارگردگی پر انعامات دیئے گئے صدر لجنہ کے انتخاب میں بعض وجوہات کی بناء پر چند ماہ تاخیر ہوئی اس موقع پر حاضری بھی زیادہ تھی کمال صاحب نے صدر کا انتخاب بھی کروایا جس کی اطلاع سب ممبرات کو پہلے سے کر دی گئی تھی انتخاب سے فارغ ہو کر محترمہ مبشر صاحبہ نے پرچہ دینی معلومات تمام ممبرات میں تقسیم کیا۔ وقت ایک گھنٹہ تھا۔ اس کے بعد تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ اس میں مندرجہ ذیل مقررات نے حصہ لیا۔

" محترمہ قدسیہ ناصر صاحبہ۔ محترمہ عظمت تنویر صاحبہ محترمہ صالحہ یعقوب صاحبہ۔ محترمہ طاہرہ اظہر صاحبہ محترمہ نعیمہ مقصود صاحبہ۔ محترمہ امۃ الحمید صاحبہ خاکسار عفت باسط۔

منصفات کے فرائض۔ محترمہ قانتہ مبشر صاحبہ اور محترمہ قیصرہ جاوید صاحبہ نے ادا کئے۔

منصفات کے فیصلہ کے مطابق۔

اوّل۔ عفت باسط

دوم۔ محترمہ قدسیہ ناصر صاحبہ

سوم۔ محترمہ نعیمہ مقصود صاحبہ

اجلاس ۳ گھنٹے جاری رہنے کے بعد وقفہ نماز و طعام ہوا۔

اجتماع کو مزید دلچسپ بنانے کے لئے لجنہ نے کھیلوں میں حصہ لیا۔ مختلف چار کھیلیں ہوئیں۔ منصف کے فرائض محترمہ امۃ الحمید صاحبہ نے ادا کئے۔ ان کے فیصلہ کے مطابق

۱۔ سوئی میں دھاگہ ڈالنا

اوّل۔ عظمت تنویر صاحبہ

دوم:۔ قدسیہ ناصر صاحبہ

۲۔ ہائے جمپ۔

اوّل:۔ محترمہ فوزیہ ارشد صاحبہ

دوم:۔ منیرہ یوسف صاحبہ

۳۔ میوزیکل چیئرز۔

اوّل:۔ محترمہ طاہرہ اظہر صاحبہ

دوم:۔ محترمہ امۃ الرؤف صاحبہ

۴۔ رسہ کشی۔

اوّل گروپ: عظمت تنویر صاحبہ۔ منیرہ یوسف صاحبہ۔ مبارکہ ریاض صاحبہ۔ صبیحہ قریشی صاحبہ۔ طاہرہ اظہر صاحبہ۔ فوزیہ ارشد صاحبہ۔ رضیہ غنی صاحبہ۔

دوسرا اجلاس

دوسرے اجلاس کی کاروائی کا آغاز ۳ بجے تلاوت کلام پاک سے ہوا جو محترمہ قدسیہ ناصر صاحبہ نے کی۔ نظم محترمہ صفیہ رشید صاحبہ نے پڑھی۔ سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا پیغام لجنہ کو سنایا گیا۔ اس کے بعد مقابلہ حسن قرأت شروع ہوا۔ اس میں ۹ قاریات نے شرکت کی۔ منصفات کے فرائض۔

محترمہ قانتہ مبشر صاحبہ۔ امۃ الحمید صاحبہ

منصفات کے فیصلہ کے مطابق:۔

اوّل:۔ محترمہ قدسیہ ناصر صاحبہ

دوم:۔ محترمہ صفیہ رشید صاحبہ

سوم:۔ محترمہ نعیمہ مقصود صاحبہ

اس کے بعد مقابلہ نظم ہوا منصفات کے فرائض۔ محترمہ مبارکہ ریاض صاحبہ اور عفت باسط نے ادا کئے۔ منصفات کے فیصلہ کے مطابق۔

اوّل:۔ محترمہ صفیہ رشید صاحبہ

دوم:۔ محترمہ نعیمہ مقصود صاحبہ

سوم:۔ محترمہ امۃ الرؤف صاحبہ

اس کے بعد مقابلہ ذہانت ہوا۔

اوّل:۔ امۃ الحمید صاحبہ

دوم:۔ صبیحہ قریشی صاحبہ

سوم:۔ صفیہ رشید صاحبہ

پرچہ دینی معلومات کا نتیجہ یوں رہا۔

اوّل:۔ محترمہ سعیدہ بشارت صاحبہ

محترمہ صبیحہ قریشی صاحبہ

دوم:۔ محترمہ فوزیہ ارشد صاحبہ

سوم:۔ صالحہ یعقوب صاحبہ

اس کے بعد صدر قانتہ مبشر صاحبہ نے تقریر کی اس میں آپ نے ممبرات کی توجہ اس طرف دلائی کہ یہ تنظیم جس مقصد کے لئے قائم کی گئی اس کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اتفاق سے مل جل کر کام کریں خدا کا شکر ہے کہ اس نے اکٹھے ہونے کے لئے مسجد کا انتظام کیا ہمیں اب آہستہ آہستہ نہیں چلنا بلکہ دوڑنا ہے تاکہ ہم اپنی اولاد کے لئے بھی نیک نمونہ پیدا کریں آپ نے مختصر مگر جامع نصائح سے نوازا۔

بعد میں مقابلوں میں پوزیشن حاصل کرنے والیوں میں انعامات تقسیم کئے گئے عابدہ بیگم کمال یوسف صاحبہ نے حاضرات سمیت دعا کروائی اس طرح ہمارا پہلا سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

درخواست دعا

میرے والد صاحب محترم حکیم فضل محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ بیبی ضلع پشاور۔ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے حکیم صاحب کو کامل شفایابی عطا فرمائے۔ آمین۔ (انور احمد عامر بیبی ضلع پشاور)

● خاکسار کی ہمشیرہ صاحبہ، اہلیہ ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب کافی عرصہ سے بوجہ بلڈ پریشر بیمار چلی آ رہی ہیں بزرگان سلسلہ عالیہ و احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے نیز عزیزم ملک منیر احمد بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے بھی عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(ملک عبید اللہ دارالصدر شرقی ربوہ)

● میرے والد صاحب محترم شیخ سکندر علی صاحب آف جھنگ صدر اچانک چکر آنے سے گر گئے جس کی وجہ سے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ مورخہ ۸۱/۸/۱۱ کو سول ہسپتال فیصل آباد میں اپریشن ہوا جو کہ کامیاب رہا۔ اب صرف غنودگی سی چھائی ہوئی ہے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (شیخ عبدالقادر خادم صدر حلقہ کریم نگر فیصل آباد)

● میرا بیٹا عزیزم امان اللہ عرصہ قریباً پانچ سال سے گردہ کے انفیکشن میں مبتلا ہے۔ اور آج کل میو ہسپتال لاہور بچہ وارڈ میں زیر علاج ہے۔ قارئین الفضل کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ شافی مطلق اپنے فضل و رحم سے کامل صحت عطا فرمائے آمین۔

(شیر محمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ محمدانہ ضلع گجرات)

میرے چچا ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب نواب شاہ سندھ کے بڑے بیٹے عزیزم عبدالحی صاحب تقریباً ایک ماہ سے بعارضہ یرقان۔ خرابی جگر بیمار ہیں۔ کمزوری زیادہ ہے۔ عزیزم کے تین چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ میں خاص طور سے خاندان حضرت اقدس اور بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درد مندانہ دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے خاص فضل سے عزیزم کو جلد کامل شفاء عطا فرمائے اور صحت والی اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور باپ کا سایہ معصوم بچوں پر سلامت رہے۔ آمین۔

عاجزہ رشیدہ باسمہ اہلیہ بشارت احمد بشیر ربوہ

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

۱۔ امسال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء مرکز سلسلہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ اس اجتماع میں تمام مجالس کی نمائندگی لازمی ہے۔ براہ کرم ابھی سے خدام کو تیار کریں۔

۲۔ مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ کے لئے تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ یکم ستمبر مقرر ہے۔ جو مجالس تجاویز بھجوانا چاہیں یکم ستمبر سے قبل تجاویز دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں لیٹ موصول ہونے والی تجاویز ایجنڈا میں شامل نہ ہو سکیں گی۔

۳۔ حسب فیصلہ مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ ۱۹۸۰ء ہر ضلع کے لئے لازمی اور ضروری ہے کہ امسال سالانہ اجتماع کے موقع پر کم از کم تین خود ساختہ خیمے نصب کرے بلا استثناء تمام اضلاع اس تعمیل کے لئے ابھی سے بھرپور تیاری شروع کریں قائدین اضلاع اس کے ذمہ دار ہونگے۔

جملہ مجالس قائدین اضلاع کے ساتھ ہر لحاظ سے تعاون فرمائیں

خود ساختہ خیمہ جات کا مکمل سامان اپنے ہمراہ لائیں۔

اجتماع کے موقع پر مرکز سے کسی قسم کا سامان فراہم نہیں کیا جائے گا۔ عام طور پر ایک خیمہ کے لئے مندرجہ ذیل سامان کی ضرورت ہوتی ہے۔

۱۔ دو دو تہیاں یا چار بڑے کھیس

۲۔ سوتلی کی مضبوط رسی حسب ضرورت۔ عموماً چالیس فٹ پوری ہو سکتی ہے۔

۳۔ خیمہ کھڑا کرنے کے لئے تین مضبوط لمبی سونٹیاں یا بانس۔ ۴۔ آٹھ عدد کلے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ اداریہ

الغرض خدائی احکام کو پس پشت ڈال کر اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کا انجام بہت ہولناک ہے۔ اسی لیے امت مسلمہ کو یہود کے نقش قدم پر چلنے اور نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے سے بطور خاص منع کیا گیا ہے۔ موجودہ دور میں جس میں کہ نفسانی خواہشات کی پیروی کا ہر طرف دور دورہ ہے اس خدائی حکم کی روشنی میں اپنے اعمال و کردار کا جائزہ لینا ازبس ضروری ہے۔ اس کے بغیر یہود کے نقش قدم پر چلنے اور نفسانی خواہشات کی پیروی اور اس کے ہولناک انجام سے بچنا ممکن نہیں ہے۔

تجاویز برائے مجلس شوریٰ انصاراللہ مرکزیہ

مجلس انصاراللہ کے اغراض و مقاصد کو سامنے رکھ کر اس کی ترقی کے لئے سوچنا اور غور و فکر سے تجاویز پیش کرنا ہر مجلس کے فرائض میں شامل ہے۔ دفتر مرکزیہ مجالس سے ایسی تجاویز طلب کرتا ہے جو سالانہ اجتماع انصاراللہ کے موقع پر مجلس شوریٰ میں زیر بحث لائی جاتی ہیں۔ امسال بھی انشاءاللہ سالانہ اجتماع کے موقع پر مجلس شوریٰ منعقد ہوگی۔ تمام مجالس سے درخواست ہے کہ وہ شوریٰ کے ایجنڈا کے لئے تجاویز معین اور خوشخط الفاظ میں تحریر کر کے اپنی مقامی مجلس عاملہ کی منظوری سے ۲۰ تبوک ۱۳۶۰ھش / ستمبر ۱۹۸۱ء تک دفتر مرکزیہ کو ارسال کر دیں۔

واضح رہے کہ تمام ناظمین، زعماء اعلیٰ اور زعماء اپنے عہدہ کے لحاظ سے مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ ہر بیس انصار یا ان سے کم انصار کی تعداد پر ایک نمائندہ چن کر مجلس شوریٰ میں بھجوانا مجالس کے لئے ضروری ہے۔

نمائندے چنتے وقت خیال رکھا جائے کہ وہ

۱۔ نماز باجماعت کے پابند ہوں

۲۔ سلسلہ اور مجلس کے چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہوں انصاراللہ کے چندوں کے لحاظ سے بقایا دار وہ ہوگا جس کے ذمہ ایک سال سے زائد عرصہ کا چندہ مجلس بقایا ہو۔

۳۔ راست باز اور دیانت دار ہوں اور سلسلہ اور مجلس کے نظام کے پابند ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

نیا عزم

ہفتہ اصلاح وارشاد منانے کے لئے انصار بھائی پروگرام بنا رہے ہیں۔ گجرات۔ سیالکوٹ۔ فیصل آباد سرگودھا۔ ڈیرہ غازیخان۔ کراچی کی مجالس کی طرف سے آمدہ اطلاعات بتا رہی ہیں کہ اس اہم کام کے لئے انصار نئے عزم اور نئے جوش اور ولولہ کے ساتھ میدان عمل میں آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب مجالس کو اس نیک کام میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی توفیق دے۔ آمین!

ہفتہ اصلاح وارشاد کی تاریخیں ہر مجلس نے اپنے حالات کے مطابق اگست / ستمبر میں مقرر کرنی ہیں اور ہفتہ بھر مختلف دلچسپ پروگراموں کے ذریعہ اپنے احباب کو اور ان کے دوستوں کو بھی اپنے عقائد سے کما حقہ آگاہ کرنا ہے اور مجالس سوال و جواب اور سلائیڈز، لیکچرز اور زائرین ربوہ کے وفود پر خاص توجہ دے کر منظم رنگ میں سعی کرنی ہے۔

(قیادت اصلاح وارشاد۔ انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

ماہنامہ "انصاراللہ" ربوہ

ماہنامہ "انصاراللہ" مجلس انصاراللہ مرکزیہ کا ترجمان ہے اس کی خریداری ہر مجلس کے لئے ضروری ہے جن مجالس میں ابھی تک یہ ماہنامہ مجلسی سطح پر جاری نہیں وہ براہ کرم فوری جاری کروائیں۔

انفرادی طور پر بھی اس کی خریداری میں توسیع کی ضرورت ہے۔ یہ رسالہ چھوٹوں، بڑوں کے لئے یکساں مفید ہے احباب جماعت توجہ فرمائیں اور "انصاراللہ" کی خریداری قبول کر کے اس کی سرپرستی فرمائیں۔ سالانہ چندہ پندرہ روپے ہے۔

(مینیجر ماہنامہ انصاراللہ)

قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ ٹیکسلا کے ایک ہنگامی اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت بالاتفاق منظور کی گئی۔

ہم جملہ افراد جماعت احمدیہ ٹیکسلا کے لئے میاں عبدالمالک صاحب کے جواں سال فرزند عزیزم اظہر محمود صاحب کی ناگہانی اور الم ناک وفات بے حد رنج، دکھ اور غم کا موجب ہوئی ہے عزیزم لاہور میں عیدالفطر سے ایک روز قبل سوئمنگ پول میں نہاتے ہوئے چوٹ لگنے کی وجہ سے ۲۱ سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی کو پیارا ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ نے عزیز اظہر محمود کو اوائل عمر سے ہی سلسلہ کی خدمت کی توفیق عطاء فرمائی۔ وہ پہلے مجلس اطفال الاحمدیہ ٹیکسلا اور پھر مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا ایک سرگرم مخلص اور مستعد رکن تھا۔ بے حد خوبیوں کا مالک ملنسار۔ با اخلاق۔ ذہین اور نیک بچہ تھا۔ ہم اس حادثہ جانکاہ پر مرحوم کے غمزدہ والد میاں عبدالمالک صاحب۔ نانی اماں۔ بھائی ظفر محمود۔ سوگوار بہنوں اور دیگر رشتہ داروں سے دلی ہمدردی اور گہرے رنج و غم کے جذبات کے ساتھ اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ ہم آپ سب کے اس عظیم دکھ میں برابر کے شریک ہیں۔ دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ آمین۔

افراد جماعت احمدیہ ٹیکسلا ضلع راولپنڈی

دعائے لغم البدل

عزیز ذوالقرنین نصراللہ خان ابن عزیزم اعجاز نصراللہ خان صاحب عمر اڑھائی سال مورخہ ۱۷/۸/۸۱ بوقت ۶ بجے شام بجلی کا کرنٹ لگنے کی وجہ سے اسلام آباد میں فوت ہو گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عزیزم کا جنازہ آج صبح ربوہ میں مکرم و محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے پڑھایا اور تدفین مکمل ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کروائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور والدین کو لغم البدل عطا فرمائے

(عزیز احمد باجوہ ۲۴/۴ دارالصدر ربوہ)

مجالس انصاراللہ کی ماہانہ رپورٹیں

تمام زعماء کرام مجالس انصاراللہ سے گزارش ہے کہ ماہ وفا / جولائی کی ماہانہ رپورٹ کارگذاری جلد از جلد دفتر مرکزیہ میں ارسال فرمائیں۔

واضح رہے کہ ہر ماہ کی رپورٹ کارگذاری اگلے ماہ کی ۱۰ تاریخ تک مرکز کو ارسال کر دینی چاہیئے۔

(قائد عمومی۔ انصاراللہ مرکزیہ)

صدر و نائب صدر (صف دوم) مجلس انصاراللہ مرکزیہ کا انتخاب

: از قائد عمومی مجلس مرکزیہ :

امسال مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر انشاءاللہ صدر مجلس و نائب صدر صف دوم کا انتخاب بھی ہوگا۔ یہ انتخاب تین سال کے لئے ہوتا ہے۔ تمام زعماء مجالس، زعماء اعلیٰ و ناظمین اضلاع و نگران حلقہ جات کی خدمت میں گزارش ہے کہ انتخاب صدر و نائب صدر صف دوم سے متعلق دستور اساسی کی مندرجہ ذیل دفعات ۴۸، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۱۰۶ (الف)، ۱۰۹ ب، کا مطالعہ فرمائیں اور ان کے مطابق کارروائی فرمائیں۔ زعماء کی راہنمائی کے لئے نائب صدر صف دوم سے متعلق سیدنا حضور ایدہ اللہ کا ارشاد ہے:۔

"انصاراللہ میں صدر مجلس انصاراللہ کے ساتھ ایک نائب صدر صف دوم مجلس انصاراللہ ہوگا جس کی عمر ۴۰ سال سے ۴۷ سال کے درمیان ہونی چاہیئے (اور اس انتخاب میں) حصہ لینے والے وہ انصار ہوں گے جن کی عمر ۴۰ سے ۵۵ سال کے درمیان ہے۔

ان ہر دو عہدوں کے لئے ازراہ کرم اپنی مجلس کی طرف سے حسب قواعد الگ الگ نام تجویز کر کے ۲۰ تبوک ۱۳۶۰ ہش / ستمبر ۱۹۸۱ء سے قبل دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ شکریہ!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

از سرشتہ میونسپل کمیٹی جھنگ مگھیانہ

ٹنڈر نوٹس

کمیٹی ہذا کو اپنے منظور شدہ ٹھیکیداران سے مندرجہ ذیل کاموں کے لئے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں ٹنڈر زیر دستخطی کو مورخہ ۲۷/۸/۸۱ بوقت گیارہ بجے صبح تک پہنچ جانے چاہئیں جو اُسی روز حاضر آمدہ ٹھیکیداران کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ ٹنڈر فارم دفتر ہذا سے مورخہ ۲۲/۸/۸۱ تک مبلغ ۲۵/ روپے فی ٹنڈر فارم کے حساب سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ تاریخ مذکور کے بعد کوئی ٹنڈر جاری نہیں کیا جائے گا۔ ٹنڈر فارم وہی ٹھیکیدار حاصل کر سکے گا جو ان کاموں کی ڈیپازٹ کالیں پیش کریں گے۔ اور جن ٹھیکیداروں نے اپنا نام بطور ٹھیکیدار برائے سال ۸۲-۱۹۸۱ء درج کرایا ہو زیر دستخطی کو اختیار ہوگا کہ وہ تمام یا کوئی ٹنڈر بغیر وجہ بتلائے مسترد کر دیں۔ کام فوری طور پر شروع کرنا ہوگا معیاد میں کوئی توسیع نہیں دی جائے گی۔ ادائیگی تابع فنی منظوری ہوگی۔

نمبر شمار	نام کام	تخمینہ	زرضمانت	معیاد
۱۔	تعمیر مسجد واقع دفتر کمیٹی جھنگ	۱,۰۰,۰۰۰/	۲,۰۰۰/	۲ ماہ
۲۔	مرمت خاص چونگیات	۳۰,۰۰۰/	۶۰۰/	۱ "
۳۔	خاص مرمت صدر دفتر چونگیات	۲۰,۰۰۰/	۴۰۰/	۱ "
۴۔	تعمیر ریکارڈ روم صدر دفتر چونگیات	۱۵,۰۰۰/	۳۰۰/	۱ "
۵۔	دوبارہ تعمیر کوٹ روڈ جھنگ صدر	۲,۰۰,۰۰۰/	۴,۰۰۰/	۱ "
۶۔	دوبارہ تعمیر ریل بازار جھنگ صدر	۱,۴۴,۳۰۰/	۲۸۸۶/	۱ "
۷۔	ری ماڈلنگ گلی کٹڑہ بیروالا جھنگ صدر	۲۴,۷۰۰/	۴۹۰/	۱ "
۸۔	ری ماڈلنگ گلی از سڑک پاکستان سوپ فیکٹری تا چوک پیپل والا محلہ سلطان والا جھنگ صدر	۴۴,۰۰۰/	۸۸۰/	ایضاً
۹۔	نصب کرنے ٹیوب ویل پارک نمبر ۲ جھنگ مگھیانہ روڈ جھنگ شہر	۶۰,۰۰۰/	۱۲۰۰/	"
۱۰۔	امپرومنٹ گراؤنڈ جھنگ شہر پبلک پارک نمبر ۱	۲۵۰۰۰/	۵۰۰/	۱ ماہ
۱۱۔	تعمیر نالی و سولنگ پلی سڑک لنک روڈ کوٹ والا تا کوٹ روڈ جھنگ صدر	۴۵۰۰۰/	۹۰۰/	"
۱۲۔	تعمیر شیڈ دو عدد / اونچا کرنے سڑکات جنرل سٹینڈ تعمیر نالہ برائے نکاس گندہ پانی جنرل بس سٹینڈ			
	i۔ تعمیر شیڈ جنرل بس سٹینڈ	۸۰,۰۰۰/	۱۶۰۰/	۱ ماہ
	ii۔ تعمیر نالہ برائے نکاس گندہ پانی جنرل بس سٹینڈ	۸۰,۰۰۰/	۱۶۰۰/	"
	iii۔ اونچا کرنے سڑکات جنرل بس سٹینڈ	۱,۴۰,۰۰۰/	۲۸,۰۰/	"
۱۳۔	امپرومنٹ پلے گراؤنڈ پبلک پارک سیٹلائٹ ٹاؤن جھنگ شہر	۵۰,۰۰۰/	۱۰۰۰/	۱ ماہ
۱۴۔	تعمیر نالی و سولنگ گلی راستہ چاہ بھوتی والا پھٹرانہ جھنگ صدر	۲۵,۶۷۰/	۵۱۳/	"
۱۵۔	تعمیر نالی و سولنگ گلی مسجد نور بستی نور پورہ جھنگ صدر	۲۱,۵۰۰/	۴۳۰/	"
۱۶۔	تعمیر پلیاں مختلف مقامات سیٹلائٹ ٹاؤن	۱۰,۰۰۰/	۲۰۰/	"
۱۷۔	تعمیر نالا ڈسپوزل ورکس سے آگے ہرل پورہ جھنگ صدر	۱,۵۰,۰۰۰/	۳۰۰۰/	۲ ماہ
۱۸۔	تعمیر نالی و سولنگ گلی از مکان شیر محمد تا مسجد نورانی محلہ ستہ	۲۳۶۵۰/	۴۷۵/	۱ ماہ
۱۹۔	بھرتی مٹی عقب گلی پنجاب سائزنگ فیکٹری بستی عطا والی	۴۰,۰۰۰/	۸۰۰/	"
۲۰۔	اپر دچ روڈ گلی محمد عبداللہ تا لنک روڈ چنیوٹ روڈ جھنگ شہر	۴۰۵۰۰/	۸۱۰/	"

کوٹیشن

مندرجہ ذیل اشیاء کی کوٹیشن تاریخ مذکور کو درکار ہے۔

i۔ **خرید کنڈا برائے چونگیات:۔** سائز کنڈا لمبائی ۳۰ چوڑائی ۸ ٹرک کا وزن کرنے کیلئے ۲۰ ٹن مکمل موقعہ پر سپلائی فٹنگ ریٹ فی عدد دینا ہوگا۔ کوٹیشن کے ہمراہ ۱۰۰۰/ روپے کی ڈیپازٹ کال کا ہونا ضروری ہے علاوہ ڈیپازٹ کال کوٹیشن قابل قبول نہ ہوگی۔

ii۔ **خرید فرنیچر کارپٹ برائے علامہ اقبال ہال:۔** خرید کارپٹ کا سائز ۳۰ × ۵۰ کوٹیشن دہندہ کو کارپٹ کا ڈیزائن / نمونہ جات کوٹیشن کے ہمراہ لف کرنا ہوگا نیز کارپٹ کے ساتھ ڈیپازٹ کال ۵۰/ روپیہ آنا ضروری ہے۔

iii۔ **فرنیچر:۔** فرنیچر کا نمونہ نیشنل اسمبلی ہال اسلام آباد کے مطابق ہوگا۔ کوٹیشن دہندہ نمونہ کے مطابق ریٹ تحریر کریں اور کال ڈیپازٹ مبلغ ۱۵۰۰/ روپیہ آنا لازمی ہے۔

iv۔ **فارم چونگیات:۔** فارم چونگیات ۲۔۰۔۵۔۰۔۸۔۰۔۲۰۔۰۔۲۱۔۰۔۲۳۔۰۔۲۵۔۰۔۳۲۔۰ اور T-5-11 کی چھپوائی کے لئے ریٹ مطلوب ہیں۔ نمونہ دفتر بلدیہ میں دفتری اوقات میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے ٹنڈر کے ہمراہ مبلغ ۲۵۰۰/ روپے کی کال ڈیپازٹ منسلک ہونی چاہیئے۔

v۔ **نیلام ردی:۔** ردی فارم چونگیات و اخبارات لائبریری وغیرہ مورخہ ۲۲/۸/۸۱ کو نیلام کی جائے گی۔ شرائط نیلام موقعہ پر پڑھ کر سنائی جائیں گی۔

المشتہر:۔ الحاج شیخ محمد اقبال چیئرمین بلدیہ جھنگ

IPL-6012

قرآن مجید کا پڑھنا ہر مومن کے لئے لازم ہے۔ جماعت احمدیہ میں کوئی ایسا فرد نہیں ہونا چاہیئے جو ناظرہ قرآن کریم نہ پڑھ سکتا ہو۔ جماعتوں کے عہدے دار ایسا انتظام کریں کہ نئے احمدی بھی سب کے سب قرآن مجید پڑھنے والے ہوں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

ربوہ میں بجلی کی رو میں تعطل

ربوہ ۲۰ اگست۔ ربوہ میں بجلی کی رو معطل ہونے کا تکلیف دہ سلسلہ پچھلے چند دن سے پھر شروع ہو گیا ہے۔ کل ۱۹ اگست کو اور آج صبح ۲۰ اگست کو علی الصبح ۴ بجے سے سارے شہر میں بجلی غائب ہے۔ بیچ میں چند لمحوں کے لیے بجلی کی رو بحال ہوئی اور اس کے بعد سے پھر مسلسل غائب ہے۔ اس سے قبل ۱۲ اور ۱۳ اگست کو کئی کئی گھنٹے بجلی کی رو غائب رہی جس سے ربوہ کے شہریوں خصوصاً بوڑھوں، بچوں اور خواتین کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

محکمہ بجلی کے حکام سے اہل ربوہ نے گذارش کی ہے کہ وہ اس صورت حال کا سختی سے نوٹس لیں اور بجلی کے آئے دن کے تعطل کا سلسلہ بند کریں اور محکمہ بجلی کے اہلکاروں کو مستعد کریں تاکہ اہل ربوہ کی مشکلات دور ہو سکیں۔

اعلان

ربوہ ۲۰ اگست آج صبح سے بجلی بند رہنے کی وجہ سے ۲۰ اگست کا اخبار بروقت شائع نہیں ہو سکا جس کیلئے ہم معذرت خواہ ہیں۔ (مینیجر الفضل)

انشاء اللہ تعالیٰ

حضرت حکیم نظام جان

کے فرزند اور جانشین

حکیم عبدالحمید صاحب اعوان

مشہور دواخانہ ربوہ

(بالمقابل ایوان محمود)

میں ۲۷ اور ۲۸ اگست کو مطب فرمائیں گے۔

جمعرات تین بجے دوپہر سے شام چھ بجے تک اور جمعہ صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک

مینیجر مشہور دواخانہ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴